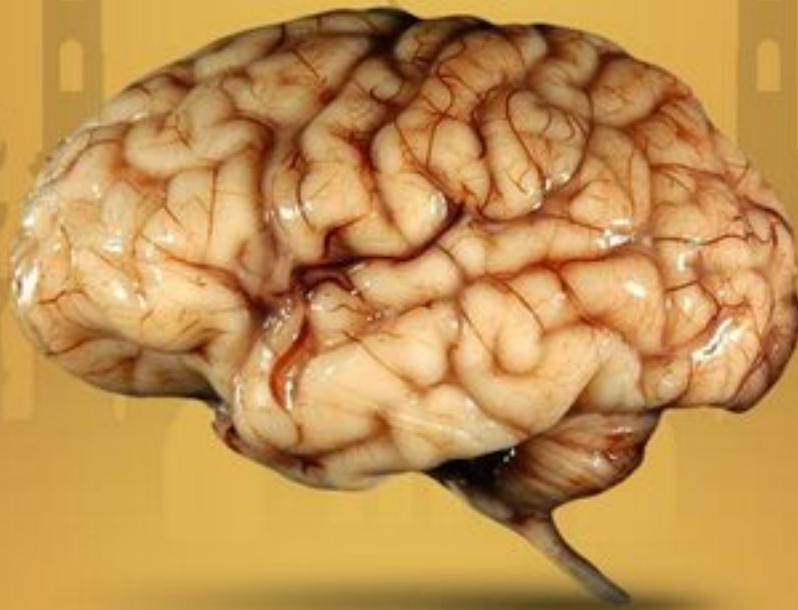


آخر درست کیا ہے؟

مذہب اور عقل



مذہب اور عقل

مفتی محمد قاسم عطارى*

قرآن پاک میں بڑی کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں جن سے عقل و فہم اور تفکر و تدبیر کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ آئیے ان کی کچھ تفصیل جانتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے لفظ عَلِمَ، يَعْلَمُ، يَتَعَلَّمُونَ، تَعَلَّمُوا، عَلِمُوا، عَلِيمٌ، عَالِمِينَ، عَلِيمُونَ، عَلِيمٌ ملیں گے، جن سب کا بنیادی مادہ ”علم“ بنتا ہے۔ قرآن مجید نے پوری صراحت کے ساتھ فرمادیا: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ (پ: 23، الزمر: 9) مراد یہ ہے کہ عالم و جاہل برابر نہیں ہیں۔

دوسرا لفظ ”عقل“ لے لیں، قرآن پاک میں لفظ ”عقل“ مختلف صیغوں کی صورت میں تقریباً انچاس مرتبہ مذکور ہوا ہے اور بار بار ”لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ، أَلَمْ تَعْقِلُونَ، لَقَوْمٍ يَعْقِلُونَ، فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ، أَكُنْتُمْ لَا يَعْقِلُونَ“ سے عقل کے استعمال کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔

تیسرا لفظ ”تفکر“ ہے، جس کا معنی ”غور و فکر کرنا، قوتِ فکر یہ کا استعمال کرنا، حقیقت معلوم کرنے کے لئے چھان بین کرنا“ ہے، قرآن پاک میں کثرت سے موجود ہے، بار بار فرمایا

بعض لوگ یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مذہب اور عقل ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اگر آپ مذہب پر چلنا چاہتے ہیں، تو آپ کو عقل کو چھوڑنا ہو گا اور اگر عقل کی پیروی کرنی ہے، تو مذہب کو چھوڑے بغیر نہیں ہو سکتی۔ یہ سوچ کس حد تک درست ہے؟ آئیے اس کا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ اسلام عقل کی مخالفت کرتا ہے، ایسے ہی ہے، جیسے یہ کہا جائے کہ مال و دولت کا سب سے بڑا مخالف کارون تھا یا یہ کہ ٹیلیفون کا سب سے بڑا مخالف گراہم بیل (Graham Bell) تھا یا اسمارٹ فون کا سب سے بڑا مخالف اسٹیو جابز (Steve Jobs) تھا یا یہ کہ سائنس کے سب سے بڑے مخالف نیوٹن اور آئن اسٹائن تھے۔ یہی معاملہ اسلام کو عقل کا مخالف قرار دینے کا ہے۔ یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے، جس نے قرآن پاک کو توجہ سے تو دور کی بات ہے، سرسری بھی نہیں پڑھا، کیونکہ اگر کوئی قرآن پاک کو معمولی سی توجہ سے بھی پڑھے، تو چند چیزیں اتنی واضح، غیر مبہم اور نمایاں انداز میں اس کے سامنے آئیں گی کہ وہ کبھی یہ بات کہہ ہی نہیں سکتا کہ اسلام عقل کے خلاف ہے۔

لفظ ”عقل“ اور اس کے خاندانی الفاظ (Derived words)

ماہنامہ

”غور و فکر کرو، کائنات میں تفکر کرو، آسمان وزمین میں تفکر کرو، شجر و حجر میں تفکر کرو، انسانوں، جانوروں کی پیدائش میں تفکر کرو۔“ غور و فکر کرنا کیسا ہے؟ عقل ہی کا استعمال ہے۔
چوتھا لفظ ”فہم“ ہے، جس کی قرآن نے تعریف فرمائی اور اپنے پیارے بندوں کو ”فہم“ عطا کرنے کو اپنی نعمت و احسان کے طور پر بیان کیا۔
پانچواں لفظ ”تدبر“ ہے۔ تدبر کا مطلب بھی غور و فکر کر کے سمجھنا، کسی شے کی حقیقت تک پہنچنا ہے۔ یہ بھی عقل ہی کا استعمال ہے۔

چھٹا لفظ ”نظر“ ہے۔ قرآن پاک میں لفظ ”نظر“ غور و فکر اور عقل استعمال کرنے کے لئے موجود ہے، جیسے فرمایا: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَىٰ الْآيَاتِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ ﴿١٧﴾ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔ (پ-30، الغاشیہ: 17)

اس کے علاوہ ساتواں لفظ ”تذکر“ قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ تذکر کا مطلب ہوتا ہے، نصیحت حاصل کرنا اور نصیحت حاصل ہوتی ہے جب بندہ کسی چیز کو سوچتا ہے اور اس کے متعلق غور و فکر کرتا ہے۔

آٹھواں لفظ ”عبرت“ ہے فرمایا: ﴿فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ﴾ ﴿١٨﴾ تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔ (پ-28، الحشر: 2) عبرت کا مطلب یہ ہوتا ہے، کسی شے کا مشاہدہ کر کے اپنی عقل سے نتیجہ و نصیحت حاصل کرنا۔

ان الفاظ پر مشتمل آیات کی تعداد سینکڑوں میں ہے جس سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ علم و فہم، عقل و شعور اور تفکر و تدبر کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ ان امور کی بار بار ترغیب اور مختلف انداز میں فضیلت کا بیان کلام الہی میں اتنی کثرت سے ہے کہ اگر کوئی قرآن پاک کو سرسری بھی پڑھ لے، تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اسلام عقل کے خلاف ہے۔ اسلام تو عقل کے استعمال کی ترغیب دیتا ہے، اس کی تعریف بیان کرتا ہے، اس کی طرف راغب کرتا ہے، بلکہ جو لوگ عقل استعمال نہیں کرتے،

ماہنامہ

کائنات میں پھیلے تخلیق خداوندی کے مظاہر و علامات کے متعلق عقل استعمال نہ کر کے خالق کی معرفت سے محروم رہتے اور اس کی قدر میں دیکھ کر قادرِ مطلق کے وجود پر استدلال کرنے کے لئے عقل استعمال نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے متعلق قرآن بتاتا ہے کہ یہ انسان کہلانے کے لائق ہی نہیں، کیونکہ انسان تو ہے ہی وہ، جو عقل استعمال کرے، سمجھ بوجھ سے محرومی تو جانوروں کی خصلت ہے، اس لئے عقل کا مادہ موجود ہونے کے باوجود اسے استعمال نہ کرنے والے صرف شکل و صورت میں انسان ہیں لیکن جانوروں سے بھی بدتر ہیں، چنانچہ ایسوں کے بارے میں فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلَّغْنَا مِنْهُمْ أَصْلَهُ﴾ ﴿١٩﴾ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔ (پ-9، الاعراف: 179) اب بتائیے! دین اسلام کی سب سے بنیادی کتاب قرآن تو عقل استعمال نہ کرنے والوں کو جانوروں سے بدتر قرار دے رہا ہے، تو کیا اسلام عقل کے خلاف ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اب رہی یہ بات کہ اگر کوئی کہے، جناب، دین فلاں فلاں بات سے منع کرتا ہے اور یہ عقل کے خلاف ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی جگہ یہ دیکھیں کہ وہاں بنیادی طور پر عقل کی مذمت کی جا رہی ہے یا اس کے غلط اور مذموم استعمال کی؟ ایسی کسی بھی جگہ مذمت صرف عقل کے استعمال کی ہوگی۔ اس طرح کی دلیلوں سے استدلال کرنا ایسے ہی ہے، جیسے قرآن پاک میں ایک مسجد کی مذمت بیان کی گئی ہے، فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ

اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرًّا مَّوَدًّا وَكُفْرًا وَتَفَرُّقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَارْتِدًّا لِلْيَمَنِ حَارِبِ اللَّهِ وَسُوْدًا لَهُ مِنْ قَبْلُ﴾ ﴿٢٠﴾ جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی، جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے۔ (پ-11، التوبة: 107) یہ اُس مسجد کے مذموم استعمال کی مذمت ہے کہ وہ مسجد ضرار ہے، یعنی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، جدائیاں ڈالنے، کفر پھیلانے اور خدا و رسول سے دشمنی کے کام کرنے کیلئے ہے۔ اب کوئی اگر قرآن پاک

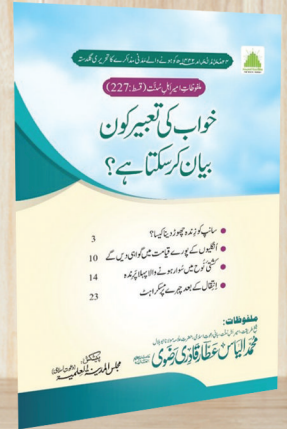
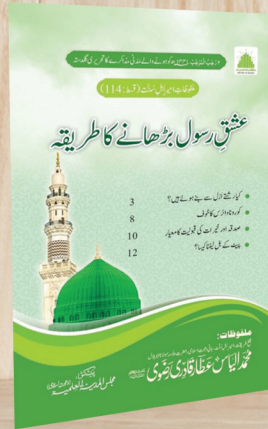
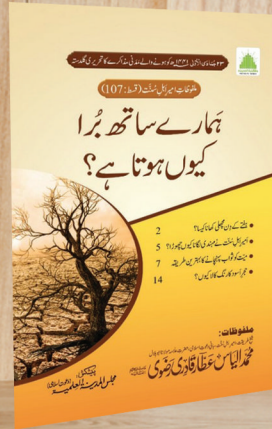
صوبائی یا لسانی تعصب پھیلاتی ہوں اور اس وجہ سے اگر وہاں کریک ڈاؤن کیا جائے، ایسے سارے اسکول بزور بازو بند کر دیئے جائیں اور ان کی کتابیں ضبط کر لی جائیں اور اس پر اسکول مالکان شور مچائیں کہ دیکھو، یہ حکومت تعلیم کی دشمن ہے، تو کیا یہ اعتراض مان لیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ ریاست کا ایکشن، علم دشمنی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اسکول و تعلیم کے غلط نصاب و انداز اور وطن دشمنی کی حرکتوں کے خلاف ہے۔

یہی معاملہ عقل کا ہے کہ اسلام عقل کے غلط استعمال سے منع کرتا ہے۔ یہ عقل کی مخالفت نہیں، بلکہ عقل کے منفی استعمال کی مخالفت ہے۔ اب بات یہ ہے کہ جو عقل ملک و ملت کے خلاف استعمال ہو، بلکہ وطن سے دشمنی سکھاتی ہو، اگر وہ عقل مذموم ہے، تو جو عقل احکم الحاکمین سے باغی بناتی، خالق کائنات کے وجود کے انکار کی طرف لے جاتی اور مالک حقیقی کے احکام سے دشمنی سکھاتی ہو، وہ بھی یقیناً مذموم و مردود ہے اور ایسی عقل کی ضرور مذمت کی جائے گی اور یہ حقیقتاً عقل کی نہیں بلکہ عقل کے غلط استعمال کی مذمت ہے۔

کی یہ آیت پڑھ کر کہے کہ اسلام مسجدوں کے خلاف ہے، تو اسے کیا کہا جائے گا؟ یہی کہ بھائی! اسلام مسجدوں کے خلاف نہیں، بلکہ اسلام تو مسجدیں بنانے کا حکم دیتا ہے۔ وہ جو مذمت ہے، وہ ایک ایسی جگہ کی ہے، جو مسجد کا نام لے کر انتشار، تفریق، نفرت، منافقت اور کفر پھیلانے کے لئے بنائی گئی تھی۔ مسجدیں تو اسلام کی نشانیاں اور مراکز ہیں۔

یونہی کسی ہسپتال میں آپریشن کے دوران مریضوں کے گردے نکالنے کا کروہ دھندا شروع ہو جائے اور لوگ اس ہسپتال کے خلاف احتجاج کریں اور ایک دوسرے کو اس ہسپتال میں جانے سے روکیں، تو کیا کوئی عقل مند یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں شہر کے لوگ میڈیکل کے خلاف ہیں، وہ علاج معالجے اور صحت کے دشمن ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ میڈیکل اور صحت کی مخالفت نہیں، بلکہ ہسپتال اور نظام صحت کو گردے چوری کرنے کے کروہ دھندے میں استعمال کرنے کی مخالفت ہے۔

ایک اور مثال لیں، اگر کسی اسکول کے نصاب میں وہ کتابیں رکھی جائیں، جو اس ملک سے نفرت سکھاتی، تاریخ کو مسخ کرتی اور



گزشتہ ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ ہونے والی نئی کتب اور رسائل مفت ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا یہ QR Code اسکین کیجئے۔